



سوال

(179) رمضان المبارک میں شیطان اور جنوں کا جکڑے جانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا رمضان میں سرکش شیطانوں کے ساتھ ساتھ جن بھی قید ہو جاتے ہیں؟ کیوں کہ جنوں میں بھی مسلمان اور کافر سب ہوتے ہیں۔ اور جس طرح شریعت اسلامی ہماری لیے ہے اسی طرح جنوں کے لیے بھی ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

البحریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب رمضان المبارک آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1899) صحیح مسلم حدیث نمبر (1079)۔

شیطانوں کے جکڑے جانے کے معنی میں علماء کرام نے کئی ایک معنی کیے ہیں:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے الجلیسی سے نقل کیا ہے کہ:

یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ جس طرح وہ عام دنوں میں مسلمانوں کو گمراہ کر سکتے ہیں رمضان میں نہیں کر سکتے کیونکہ وہ روزہ میں مشغول ہوتے ہیں جو شہوات کو ختم کر دیتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر و اذکار میں مشغول رہنے کی بنا پر گمراہ ہونے سے بچ جاتے ہیں۔

اور الجلیسی کے علاوہ دوسروں کا کہنا ہے کہ: اس سے بعض شیطان مراد ہیں جو کہ زیادہ سرکش قسم کے ہوں انہیں جکڑا جاتا ہے۔۔۔۔۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (صفحت) یعنی زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

اور قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: یہ احتمال بھی ہے کہ اسے ظاہر اور حقیقت پر محمول کیا جائے، اور یہ سب کچھ فرشتوں کے رمضان المبارک کے شروع ہونے کی علامت



اور اس کی حرمت کی معظیم اور شیطانوں کا مومنوں کو اذیت جینے سے منع کرنا ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اس میں اجر و ثواب کی کثرت کا اشارہ ہو اور شیطانوں کا لوگوں کو گمراہ کرنا کم ہونے کی بنا پر وہ جکڑے ہوؤں کی طرح بن جائیں۔

اس دوسرے احتمال کی تائید مندرجہ ذیل مسلم کی روایت سے بھی ہوتی ہے :

یونس بن شحاب بیان کرتے ہیں کہ : رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ، یہ بھی احتمال ہے کہ ۔۔۔۔ کہ شیطان لوگوں کو گمراہ کرنے اور ان کے لیے شصوات کو مزین کرنے سے عاجز ہونے کی بنا پر انہیں جکڑے ہوئے کہا گیا ہے۔

زین بن المنیر کہتے ہیں کہ پہلا معنی زیادہ اولی ہے اور الفاظ کو ظاہری معنی میں نہ لینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور نہ ہی ضرورت ہے۔

دیکھیں فتح الباری (114/4)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی پوچھا گیا :

(اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے)۔

اس فرمان کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ماہ رمضان میں دن کے وقت بھی بہت سے لوگ جنوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں ، تو لوگوں کے اس دوروں کے باوجود شیطان کا جکڑا جانا کس طرح ہوگا ؟

توضیح رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

بعض روایات میں ہیں کہ : (اس میں سرکش قسم کے شیطان جکڑے دیے جاتے ہیں) (یا انہیں بیڑیاں پسنادی جاتی ہیں) امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے روایت کیا ہے۔

اس طرح کی احادیث امور غیبیہ میں شامل ہوتی ہیں جن کے بارہ میں ہمارا موقف یہ ہے کہ انہیں تسلیم کرنا چاہیے اور ان کی تصدیق کرنا ضروری ہے ، اور ہمیں اس میں کچھ بھی کلام نہیں کرنی چاہیے ، کیونکہ اسی میں انسان کے دین اور اس کے انجام کی بہتری ہے۔

اسی لیے جب عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اپنے والد احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہا کہ :

ماہ رمضان میں بھی انسان کو جن چمٹ جاتے ہیں اور وہ ان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے ، تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے جواب میں کہا : حدیث یہی کہتی ہے اور اسی طرح حدیث میں وارد ہے ، ہم اس میں کوئی کلام نہیں کر سکتے۔

پھر ظاہر تو یہی ہے کہ انہیں لوگوں کو گمراہ کرنے سے جکڑا جاتا ہے ، اس کی دلیل یہ ہے کہ رمضان میں خیر و بھلائی کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں۔ انتہی۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی (20)۔

تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ شیطانوں کا جکڑا جانا حقیقی ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ، اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شر و برائی کا وقوع ہی نہ ہو یا پھر لوگ معاصی و گناہ نہ کریں۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
مهدى فتوى

فتاوى علمائے

حدیث

جلد 2 کتاب الصلوٰۃ